ترجمان الحدیث

مولانا محمد رمضان یوسف
سلفی ایک مثالی شخصیت

ماہنامہ ترجمان الحدیث کے لئے خاص تحریر
مدیر ترجمان الحدیث حافظ فاروق الرحمٰن یزدانی کی فرمائش پر

ملک عبدالرشید عراقی

آدمی کا مرنا اس آسمان کے نیچے کوئی غیر معمولی واقعہ نہیں کوئی اچھنبے کی بات نہیں بچے مرتے ہیں بوڑھے مرتے ہیں جوان مرتے ہیں موت ہر شہر قصبے اور گاؤں میں ہر آن زندگی کے ہاتھوں سے خراج وصول کرتی ہے۔ انسانی زندگی میں موت ایسے آتی ہے کہ آہٹ تک نہیں آتی اور کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہوتی ہے' چلتے پھرتے انسان پل بھر میں اپنے عزیزوں' دوستوں' اور اہل وعیال کو چھوڑ کر موت کی آغوش میں سو جاتے ہیں۔ موت تو ہر انسان کو آتی ہے۔ جو انسان بھی اس دنیا میں آیا ہے اس نے اپنے وقت پر موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ لیکن کچھ موتیں ایسی ہوتی ہیں جن کے متعلق چند دن لوگ غم کرتے ہیں پھر بھول جاتے ہیں مگر بعض موتیں ایسی ہوتی ہیں جو پورے عالم کو سوگوار بنا دیتی ہیں اور کسی ایک خاص طبقہ کو بہت زیادہ غمگین کر دیتی ہیں اور تاریخ کے اوراق میں اہل علم کے لئے ایک مستقل سانحہ بن جاتی ہیں۔

ایسا ہی ایک مرنے والا ہمارا ایک دوست مولانا محمد رمضان یوسف سلفی ہے۔

جو 7 دسمبر 2016ء کو ہم سے جدا ہو گیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مولانا محمد رمضان یوسف سلفی میرے خاص دوستوں میں سے تھے۔ ان سے میری شناسائی قریباً 30-25 سال سے تھی وہ بہت عمدہ لکھاری اور سوانح نگار تھے۔ عادات وخصائل کے لحاظ سے حلیم الطبع' خوش اخلاق ' خوش اطوار' خوش گفتار اور خوش کردار تھے۔ بہت زیادہ شریف الطبع' نیک سیرت' نیک طینت' شجاعت' بصارت' ذکاوت' شرافت' مروت' ہمدردی' خلوص دوستی' ایثار وفا' حلم' وضعداری' رواداری' تقویٰ' طہارت' امانت' دیانت' خوش مذاقی' اور قربانی کی صحیح تصویر تھے۔ ہر کسی سے خواہ وہ پہلے سے واقف ہو یا ناواقف بڑے اخلاق سے ملتے تھے۔ بڑے

ذہین و فطین اور صاحب فکر و بصیرت تھے۔ بہت زیادہ شریف کریم النفس اور ملنسار اور عمدہ عادات و خصائل کا پیکر اور مرقع تھے۔

مولانا محمد رمضان یوسف سلفی کی وفات سے جماعت اہل حدیث پاکستان ایک عظیم لکھاری اور سوانح نگار سے محروم ہوگئی۔ اپنی شرافت، شائستگی، تہذیب، بلند حوصلگی، وسعت قلب جیسی پاکیزہ خصوصیات کی وجہ سے اہل حدیث اور غیر اہلحدیث حضرات میں عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ آپ بہترین لکھاری تھے۔ ان کے قلم میں بلا کی شگفتگی تھی۔ اور آپ کی تحریروں میں تحقیق و کاوش کے جوہروں کے ساتھ ساتھ ادب کی چاشنی اور اسلوب کی دلآویزیاں چمکتی نظر آتی ہیں سلفی صاحب بہت زیادہ مطالعہ کرتے تھے اور دل کی گہرائیوں سے مطالعہ کرتے تھے۔ کتابوں پر تبصرہ کرنے میں ان کو خاص مہارت تھی۔ اور تبصرہ میں کتاب کی روح نکال کر قارئین کے سامنے پیش کر دیتے تھے۔

مولانا محمد رمضان یوسف سلفی کی شخصیت ہمہ گیر ہے جس کی مثال پیش نہیں کی جاسکتی۔ آپ بہت محنتی، فعال اور سرگرم لکھاری تھے۔ تمام دن دوکان پر کام کرتے تھے۔ عشا کے قریب گھر جاتے۔ کھانا کھایا۔ نماز عشاء ادا کی اور اس کے بعد رات گئے تک پڑھتے اور کوئی نہ کوئی مضمون لکھتے صبح سویرے اٹھتے نماز و تلاوت قرآن اور ذکر و اذکار کے بعد ناشتہ کرتے اور اس کے بعد لکھنے بیٹھ جاتے اور دس بجے کے قریب دوکان پر تشریف لاتے دوکان پر جب فارغ وقت ملتا تو کوئی نہ کوئی کتاب کا مطالعہ کرتے تھے۔

مولانا محمد رمضان سلفی ایسی شخصیت تھے جس کی مثال جماعت اہل حدیث پاکستان میں ملنی مشکل ہے وہ بہت زیادہ علمائے کرام کا احترام کرنے والے تھے ان کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا جماعت اہلحدیث کے تقریباً تمام برگزیدہ علمائے کرام سے ان کے تعلقات تھے۔ وہ ایک مثالی شخصیت تھے۔ ایسی ہی شخصیتوں کے بارے میں شاعر مشرق علامہ اقبال نے فرمایا تھا۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

مولانا محمد رمضان یوسف سلفی میں ایک خصوصیت بدرجہ اتم پائی جاتی تھی کہ وہ علمائے ذی وقار کا بہت زیادہ احترام کرتے تھے اور جب کبھی عندالملاقات کسی عالم دین کا ذکر آ جاتا۔ تو بڑے احترام کے ساتھ اس کا تذکرہ کرتے اور اس کے علم وفضل اور اس کی خدمات علمیہ کا بڑے عمدہ الفاظ میں ذکر کرتے تھے۔

مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ کا بہت زیادہ احترام کرتے تھے۔ اور ان کی خدمات علمیہ کے بہت زیادہ معترف تھے اور کہا کرتے تھے۔ کہ بھٹی صاحب میرے مرشد ہیں بھٹی صاحب کے علاوہ دور حاضر کے علمائے کرام میں شیخ الحدیث مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ' فضیلۃ الشیخ حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ' مولانا محمد یوسف انور حفظہ اللہ' مولانا تاج الدین افتخار احمد الازہری' مولانا حافظ مسعود عالم مدرس جامعہ السّلفیہ' پروفیسر محمد یاسین ظفر پرنسپل جامعہ سلفیہ' وغیرہم کی خدمات علمیہ اور ان کے علمی تبحر کا بڑے اچھے عمدہ الفاظ میں ذکر کیا کرتے تھے۔

مولانا رمضان سلفی صاحب دیکھنے میں تو بڑے سیدھے سادھے اور مہذب و معقول انسان نظر آتے تھے۔ اور سوچئے تو ان کی شخصیت ایک بڑی پُر جہت شخصیت تھی جس میں سادگی و پرکاری کا ایک عظیم امتزاج دیکھا جا سکتا ہے۔ بہر حال مولانا رمضان سلفی ایک عظیم شخصیت تھے ایک بہترین لکھاری اور سوانح نگار تھے۔

مدت کے بعد ہوتے ہیں پیدا کہیں وہ لوگ
ملتے نہیں ہیں دہر سے جن کے نشان کبھی

وہ اب وہاں ہیں جہاں ایک روز سب کو جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے تمام متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور مولانا رمضان سلفی کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔

مثل ایوان سحر مرقد فروزاں ہو ترا
نور سے معمور یہ خاکی شبستاں ہو تیرا

☆☆☆☆